143

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd. No. L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

ٹیلیفون نمبر ۲۰۷۹

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ 〃
سہ ماہی ۷ 〃
ماہوار ۲½ 〃

یوم چہارشنبہ

۹ شعبان سنہ ۱۳۷۰ ھجری

جلد ۳۹/۵ | ۱۶ ہجرت سنہ ۱۳۳۰ ہش | ۱۶ مئی سنہ ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۱۴

پاکستان ۳۶ لاکھ کے سائنسی آلات خریدیگا

کراچی ۱۵ مئی۔ حکومت پاکستان نے برطانیہ اور دوسرے یورپی ممالک سے ۳۶ لاکھ روپے کی مالیت کے سائنسی آلات اور مشینری خریدنے کا انتظام کیا ہے چنانچہ اوزان و پیمانہ جات کے ڈائرکٹر اس سلسلے میں جلد ہی برطانیہ کے علاوہ سویڈن۔ ناروے ڈنمارک۔ ہالینڈ۔ چیکوسلواکیہ۔ بلجیم۔ اٹلی سوئٹزرلینڈ اور مغربی جرمنی جائیں گے۔ سفارت خانوں سے حکومت نے کہا ہے کہ وہ فراہمی آلات کے سلسلے میں انتظام کر کے رپورٹ کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"ہمارا یہ ایمان ہے کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہے۔ اور بعد اس کے قیامت تک ان معنوں سے کوئی نبی نہیں ہے جو صاحب شریعت ہو یا بلاواسطہ متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحی پا سکتا ہے بلکہ قیامت تک یہ دروازہ بند ہے۔ اور متابعت نبوی سے نعمت وحی حاصل کرنے کے لئے قیامت تک دروازے کھلے ہیں"

(ریویو بر مباحثہ صفحہ ۶ و ۷)

راولپنڈی سازش کے سلسلے میں مزید دس بری و فضائی فوج کے افسروں کی گرفتاری

راولپنڈی ۱۵ مئی۔ آج راولپنڈی کے مقدمہ سازش کے سلسلے میں بری اور فضائی فوجوں کے دس مزید افسروں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان دس ملزموں کے خلاف بھی دوسرے پہلے گرفتار کئے جانے والے ملزموں کے ساتھ ہی مقدمہ چلایا جائے گا۔ نئے گرفتار شدگان کے نام یہ ہیں (۱) ایر کموڈور جنجوعہ (جو پہلے اپنے مکان میں نظر بند تھے) (۲) بریگیڈیئر صادق خاں سابق کمانڈر بنوں بریگیڈ (۳) لفٹننٹ کرنل نیاز محمد ارباب (۴) لفٹننٹ کرنل ضیاء الدین (۵) لفٹننٹ کرنل صدیق راجہ (۶) میجر اسحاق محمد (۷) میجر حسن خان (۸) میجر خواجہ حسن محمد یوسف سیٹھی۔ (۹) کیپٹن ظفر اللہ پوشنی (۱۰) کیپٹن خضر حیات۔ —— ان سب ملزموں کے مقدمے کی سماعت کے لئے جو ٹریبونل حکومت نے قائم کیا ہے اس کے تین رکن ہوں گے۔ صدارت کے فرائض فیڈرل کورٹ کے جج مسٹر جسٹس عبدالرحمٰن ادا کریں گے اور دوسرے دو رکن لاہور ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس محمد شریف اور ڈھاکہ ہائی کورٹ کے جسٹس امیر الدین احمد ہوں گے۔ مقدمے کی سماعت حیدرآباد سندھ میں ہوگی۔ البتہ ابتدائی سماعت لاہور میں ہو سکے گی

پنجاب میں آئندہ پانچ سال کے اندر تین نئی یونیورسٹیاں قائم کی جائیں گی۔ عام ابتدائی تعلیم کے متعلق حکومت کی اہم تجاویز

لاہور ۱۵ مئی۔ حکومت پنجاب نے آئندہ پانچ سال کے اندر تین نئی یونیورسٹیاں قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان سب میں معیاری تعلیم کا انتظام ہوگا۔ ان میں سے ایک یونیورسٹی فنی تعلیم کے لئے ہوگی جو جہلم کے نزدیک چوآل کلاں کے نزدیک قائم کی جائے گی۔ اور دوسری دو یونیورسٹیوں میں سے ایک عورتوں کے لئے ہوگی۔ اور دوسری غیر فنی یونیورسٹی علیگڑھ کے نمونے پر ہوگی۔ عورتوں کی یونیورسٹی میں ایک ادارہ امور خانہ داری کے لئے بھی ہوگا۔ ان پر ایک کروڑ ۳۵ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔

آج پنجاب کے وزیر تعلیم سردار عبدالمجید دستی نے حکومت پنجاب کا صوبے میں عام ابتدائی تعلیم کے متعلق منصوبوں کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ ہر سال ۱۲۰۰ پرائمری مدرسے قائم کئے جائیں گے۔ جن پر ابتدائی خرچ ۷ لاکھ بیس ہزار ہوگا۔ اس کے علاوہ اساتذہ کی تربیت کیلئے پانچ تربیتی مرکز قائم کئے جائیں گے۔ متعدد پرائمری سکولوں کو مڈل سکول بنا دیا جائے گا۔ اور بہتر سے مڈل سکول ہائی بنا دئے جائیں گے۔ آپ نے بتایا کہ اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے نئی عمارتوں اور آلات پر ساٹھ لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔

پُر امن طریق سے کارخانوں کی سپردگی —— یا تیسری جنگ عظیم کا خطرہ

طہران ۱۵ مئی۔ آج تیل کی صنعت کو قومی ملکیت میں لینے والے کمیشن کا اجلاس ایرانی مجلس کی عمارت میں ہوا جہاں وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق ٹھہرے ہوئے ہیں۔ آج اجلاس کے دوران میں کمیشن کے سیکرٹری مسٹر حسین مکی نے کہا کہ حکومت ایران اپنے حقوق واپس لینے کے لئے ہر ممکن طریق اختیار کرے گی۔ آپ نے کہا اینگلو ایرانین آئل کمپنی کو چاہیئے کہ وہ پر امن طریق سے اپنے کارخانے اور دوسری اشیاء حکومت ایران کے حوالے کر دے۔ ورنہ تیسری جنگ عظیم کا خطرہ مول لے۔

دُور دُور سے

لیک سکسیس ۱۵ جولائی۔ ایک سرکاری رپورٹ کے مطابق فلسطینی عرب پناہ گزینوں کی امداد کے لئے مصر، لبنان، شام اور سعودی عرب مجموعی طور پر پانچ لاکھ ۸۰ ہزار ڈالر کی رقم ادا کریں گے۔

اسکندریہ ۱۵ مئی کل گورنر سکندریہ مرتضیٰ المراغی نے اظہار کیا کہ وہ شہر کے ایسے امراء کی ایک فہرست تیار کر لیا گیا جو انسانوں کی زندگی پر دولت کو ترجیح دیتے ہیں اور وقت آنے پر ایسے لوگوں کے خلاف ایک مہم شروع کرونگا۔

واشنگٹن ۱۵ مئی۔ گذشتہ سال ۵ لاکھ ۸۰ ہزار غیر ملکی امریکہ کے حدود سے خارج کئے گئے۔ یہ تعداد دس سال قبل کے مقابلہ میں ۵۰ گنا اور گذشتہ سال کے مقابلہ میں تقریباً دوگنی ہے۔ امریکہ میں داخل ہونے کی کوشش کرنے والے چار لاکھ سات ہزار غیر ملکی گرفتار کئے گئے۔

پیرس ۱۵ مئی۔ فرانسیسی سابق فوجیوں کی کانگرس نے تجویز کی ہے کہ اگر روس فرانسیسی نسل کے ان آدمیوں کو واپس نہ کرے جو اب تک وہاں جنگی قیدی ہیں تو اس کے خلاف پابندیاں عاید کرنے کی پالیسی پر عمل کیا جائے۔

سمندری میں احراریوں نے ایک مسجد کو آگ لگادی

سمندری (لائلپور) ۱۵ مئی پرسوں یہاں دوپہر کے بعد احراریوں نے ایک مسجد کو آگ لگا دی۔ مسجد میں موجود احمدیوں کو زخمی کر دیا۔ مسجد کے واٹر پمپ کا سامان اٹھا کر لے گئے۔ اگر پولیس اور دیگر حکام بروقت موقعہ پر نہ پہنچ جاتے تو احراری متعدد افراد کے جان و مال کو نقصان پہنچانے میں کامیاب جاتے —— واقعہ یہ ہے کہ پرسوں احراری نقارہ پیٹ کر اپنے حواریوں کو اکٹھا کر کے مسجد احمدیہ پر ٹوٹ پڑے اور اسے آگ لگادی۔ یہ ہجوم نہایت ہی فساد انگیز نعرے لگاتا ہوا مسجد کے اندر داخل ہوا اور اس میں مقیم احمدیوں کو زخمی کر دیا۔ واٹر پمپ اکھاڑ کر اس کا سامان اٹھا کر لے گئے۔ یہ مظلوم احمدیوں کی خوش قسمتی تھی کہ مقامی تھانیدار صاحب اپنی جمعیت سمیت واردات کی اطلاع پاتے ہی جائے وقوع پر پہنچ گئے۔ جونہی واقعہ کی اطلاع ہیڈکوارٹر پر پہنچی فوراً ہی ڈپٹی کمشنر بہادر اور پولیس کپتان بہادر جائے واردات پر پہنچ گئے اور جلی ہوئی مسجد کا معائنہ کیا۔ پولیس نے درجن سے زائد مفسدین کو موقعہ پر گرفتار کر لیا۔

احراریوں کے اس شر انگیز اقدام سے قرب و جوار کے علاقوں میں نہایت ہی نفرت اور غصے کی لہر دوڑ گئی ہے۔ متین و شریف عوام کا خیال ہے کہ اگر ان کی شر انگیزیاں اسی طرح جاری رہیں۔ تو شریف آدمیوں کی عزت خطرے میں آجائے گی۔ احراریوں نے عبادت گاہوں کو جلانے کا اقدام ایسا کیا ہے کہ سکھ اور ہندو بھی ایسا کرنے سے ہچکچا جائیں۔ سب مسلمان احراریوں کے اس فعل کی مذمت کر رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کالج کی جیت

لاہور ۱۵ مئی۔ چودھری فضل داد صاحب فزیکل انسٹرکٹر کی اطلاع کے مطابق آج تعلیم الاسلام کالج اور زمیندار کالج گجرات کے درمیان کبڈی کے یونیورسٹی میچ میں تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم ۲۶ پوائنٹ کے مقابلے میں ۵۸ پوائنٹ سے جیت گئی تعلیم الاسلام کالج کے کھلاڑیوں میں سے بالخصوص مسٹر رفیق اور محمد علی کا کھیل بہت پسند کیا گیا۔ اب یہ ٹیم پرسوں میانوالی ٹیم کے ساتھ سیمی فائنل میچ کھیلے گی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

یوں خلیلِ وقت نے آکر کئے بت پاش پاش

(از فیض احمد صاحب اسلم)

یوں خلیلِ وقت نے آکر کئے بت پاش پاش
آذرانِ عصرِ حاضر کے ہوئے دل قاش قاش

سرزمینِ قادیاں اس نور کا مسکن بنی
ایک مدت سے تھی جس کی چشم انساں کو تلاش

پھر مسیحا کے لبوں سے آئی ہے قُم کی صدا
پھر تنِ مردہ میں پیدا ہو چلا ہے ارتعاش

کیوں بھلا اب شیخ آسکتا نہیں کوئی نبی
جبکہ ہو سکتے ہیں پیدا بولہب سے بدقماش

آج پھر محوِ غمِ جاناں ہوا جاتا ہے دل
دور باش اے کلفتِ غمہائے دوراں دور باش

اتحادِ قوم میں مضمر ہے رازِ زندگی
مولوی صاحب سمجھ لیں فیض اس نکتہ کو کاش

تحریک چندہ برائے نشرواشاعت

احباب کرام آپ جانتے ہیں۔ کہ اس پرآشوب زمانہ میں صیغہ نشرواشاعت کو مضبوط کرنے کی اشد ضرورت ہے دشمن تحریر وتقریر کے ذریعہ فضا کو ہمارے خلاف مسموم کر رہا ہے۔ جب تک ہم اس کا تریاق مہیا نہ کریں ہم اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کریں گے۔ مگر ہم اس فرض کو ادا نہیں کر سکتے۔ جب تک ہم نشرواشاعت کے فنڈ کو کافی مضبوط نہ کر لیں۔ موجودہ حالات میں ہم اندازاً چار ٹریکٹ ہر ماہ کم ازکم پانچ پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کرتے ہیں۔ مگر یہ تعداد ہماری ضرورت کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے۔ صیغہ نشرواشاعت مشروط بآمد صیغہ ہے۔ اس لئے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ تبلیغ جیسے اہم فریضہ کی ادائیگی کے پیش نظر صیغہ نشرواشاعت کی مالی امداد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیکر اس صیغہ کو مضبوط کریں۔ سودی روپیہ کی رقم بھی اشاعت اسلام کی غرض کے لئے صرف کی جا سکتی ہے۔ اس لئے ایسی رقوم بھی مرکز میں بھجوانی ضروری ہیں۔ (مہتمم نشرو اشاعت ربوہ)

تقرر امیر جماعتہائے احمدیہ حلقہ کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم چوہدری محمد نصیر صاحب ساکن کھیوہ باجوہ ڈاکخانہ کلاس والا ضلع سیالکوٹ کا تقرر حلقہ امارت کھیوہ باجوہ کے نئے بطور امیر حلقہ ۳۰ اپریل ۱۹۵۲ء تک منظور فرما لیا ہے۔ جماعتہائے متعلقہ نوٹ فرما لیں۔ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

اعلان معافی

حافظ فیض اللہ صاحب جلد ساز حال ساکن سانگلہ ہل کو بوجہ عدم تعمیل فیصلہ قضا اخراج از جماعت ومقاطعہ کی سزا دی گئی تھی۔ اب انہوں نے تعمیل فیصلہ قضا کر دی ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف فرما دیا ہے۔ ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اعلان نکاح

عزیز عبدالرشید صاحب ابن ماسٹر محمد عبداللہ صاحب کا نکاح ہمراہ نصرت بیگم صاحبہ بنت ماسٹر محمدالدین صاحب پال سیالکوٹ مؤرخہ ۲۲ اپریل کو بعوض حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ مکرم قاضی علی محمد صاحب نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ عبدالقادر احمدی گوجرانوالہ

اخبار قادیان

(۱) مسجد اقصیٰ میں ۵ اپریل کو محترمہ کنیز بیگم صاحبہ بنت اخویم جمیل احمد صاحب امروہی مقیم قادیان کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر مکرم چودھری منور علی صاحب درویش کے ساتھ اور ۴ مئی کو بعد از جمعہ محترمہ نسیم بیگم صاحبہ بنت [illegible] صاحب وثیقہ نویس ساکن بمقام کرہل ضلع مین پوری کا نکاح پانچ صد روپیہ مہر پر مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش ولد مکرم قریشی عبدالکریم صاحب کے ساتھ پڑھا گیا۔ احباب ہر دو نکاحوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔ (۲) نظارت ہذا کی تحریک پر مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ۱۰ مئی سے مسجد مبارک میں بعد [illegible] عصر بخاری شریف کا ابتداء سے درس دینا شروع کر دیا ہے۔ ملک صلاح الدین ناظر تعلیم وتربیت

لائل پور میں مبلغین احمدیت کی آمد

تبلیغی سرگرمیوں کی رپورٹ

نظارت دعوۃ وتبلیغ کے پروگرام کے مطابق لائلپور میں بیرونی ممالک کے مبلغین کا وفد مورخہ 9/5/51 بروز بدھ شام کے وقت پہنچا۔ اسٹیشن پر احباب جماعت استقبال کے لئے موجود تھے عصرانہ کا انتظام سٹیشن پر ہی تھا۔ اس وفد نے لائل پور میں تین یوم قیام کیا۔ دوران قیام میں وفد کی تبلیغی سرگرمیوں کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

مورخہ 9/5/51 کو ایک احمدی دوست نے رات کے کھانے پر وفد کو مدعو کیا۔ بعض غیراحمدی معززین اور آفیسر بھی مدعو تھے۔ بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا حال نہایت ذوق وشوق سے سنا گیا

مورخہ 10/5/51 کو جماعت کی طرف سے ایک شاندار دعوت عصرانہ دی گئی۔ جس کا انتظام مکرم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کی کوٹھی پر کیا گیا تھا۔ پارٹی کے لئے علاوہ دعوتنامہ کے مبلغین وفد کا تعارف اور بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مشنوں کی تفصیل ایک دو ورقے کی صورت میں شائع کی گئی۔

اس پارٹی میں لائل پور کے وکلاء۔ آفیسرز اور دوسرے معززین شہر شریک ہوئے۔ حاضری پچاس افراد کی تھی۔ علاوہ وفد کے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس مکرم جناب ناظر دعوت وتبلیغ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لنڈن بھی ہماری درخواست پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ مندرجہ ذیل مبلغین نے اس موقعہ پر تقاریر فرمائیں

(۱) مولانا جلال الدین صاحب شمس

(۲) مولانا رحمت علی صاحب مبلغ انڈونیشیا

(۳) چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل المبشیر سابق امام مسجد لنڈن

اس میٹنگ کی کارروائی ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ تعارف نامے سب حاضرین میں تقسیم کر دیئے گئے تھے۔ نہایت توجہ اور دلچسپی سے یہ تقاریر سنی گئیں۔ اور ان پاکیزہ خیالات سے حاضرین زیادہ سے زیادہ مستفید ہوئے۔ مبلغین کرام نے علاوہ تبلیغی سرگرمیوں کے یہ بھی بتایا کہ بیرونی ممالک میں پاکستان کا پروپیگنڈا نہایت کمزور بلکہ بعض جگہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس کے مقابلہ میں ہندوستان کا پروپیگنڈا نہایت زور شور سے جاری ہے۔ جس کا دفاع احمدی مبلغین نہایت کامیابی سے کر رہے ہیں۔

اسی تاریخ کو رات کا کھانا شیخ بشیر احمد صاحب وشیخ رشید احمد صاحب مالک مراد کلاتھ ہاؤس کے ہاں تھا۔ بعض غیراحمدی دوست بھی مدعو تھے۔ رات کے ½10 بجے تک اس تقریب سے احباب فائدہ اٹھاتے رہے۔ مورخہ 11/5/51 کو صبح ½7 بجے فیکٹری ایریا میں وفد مدعو تھا۔ دس کے قریب غیراحمدی احباب اس دعوت میں شریک تھے۔ دو گھنٹے تک بیرونی مشنوں کے حالات مبلغین کرام نے بیان کئے۔ جو کہ پورے اشتیاق سے سنے گئے۔

اسی تاریخ کو دوپہر کا کھانا وفد نے مکرم شیخ محمد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لائل پور کے ہاں تناول کیا۔ اس موقعہ پر بھی بعض غیر احمدی معزز مدعو تھے۔

جمعہ کی نماز کے بعد مسجد فضل احمدیہ میں مبلغین کی تقاریر کا انتظام تھا۔ احمدی مستورات بھی اس جلسہ میں شریک تھیں۔ ½1 گھنٹہ تک مبلغین کرام نے تقاریر کیں۔ جو کہ دلچسپ اور ایمان افروز تھیں۔ رئیس الوفد مولانا رحمت علی صاحب نے اپنی تقریر کے آخر میں بہت نہایت قیمتی نصائح فرمائیں۔ دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا اور وفد شام کی گاڑی سے وزیرآباد کے لئے روانہ ہو گیا۔ دوست الوداع کے لئے بکثرت سٹیشن پر موجود تھے۔ عبدالقادر سیکرٹری دعوۃ وتبلیغ لائل پور

بقیہ لیڈر (صفحہ ۳)

آج اگر ایک اعتقادی اختلاف کو سیاست کے میدان میں لایا جائے گا۔ تو کل دوسرے اعتقادی اختلاف کو اس میدان میں نہیں لایا جا سکتا۔ کیا پہلے ٹخنے سے اونچے یا نیچے پاجامہ رکھنے پر مومنوں کی آپس میں سرپھٹول نہیں ہوتی رہی۔ کیا رفع یدین اور آمین بالجہر پر بازو نہیں ٹوٹتے اور سر نہیں پھٹتے رہے؟

بھائیو! پاکستان بڑی مشکل سے حاصل کیا گیا ہے اس کے لئے سوائے احراریوں اور مودودی صاحب کی جماعت کے سب نے بڑی بڑی قربانیاں دی ہیں لیکن آج وہی احراری ہیں۔ اور وہی مودودی صاحب کی جماعت ہے جو اسلام کے اجارہ دار بنے بیٹھے ہیں۔ اور مسلمانوں میں اکثریت اور اقلیت کے مسلم اور غیرمسلم فرقوں کا سوال اٹھا رہے ہیں۔ ان لوگوں نے اگر پاکستان کے لئے قربانیاں دی ہوتیں تو ان کو پاکستان کا درد ہوتا۔ اور وہ سیاسی اتحاد کی دھجیاں اڑانے کی کوشش نہ کرتے۔ وہ اتحاد جس سے پاکستان معرض وجود میں آیا۔ اور جس کے ساتھ تمام دنیائے اسلام کی بہبودی وابستہ ہے۔

روزنامہ — الفضل — لاہور
۱۶ مئی ۱۹۵۱ء

فتنے کی دبی ہوئی چنگاریوں کو کون ہوا دے رہا ہے

(۲)

ہم نے کل کے اداریہ میں عرض کیا تھا کہ ہم شیعوں کی اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ وہ اپنے آپ کو اقلیت بنا کر جمہور مسلمانوں سے علیحدہ حقوق کا مطالبہ کریں۔ کیونکہ اس سے افتراق و تشتت کی بنیاد پڑتی ہے۔ اور پاکستان کی وحدت اور سالمیت کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ شیعہ بھی اس بات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ مگر علیحدہ حقوق کے مطالبہ کو وہ اس لئے ضروری خیال کرتے ہیں۔ کہ بعض عناصر یہاں ایک خاص قسم کی قومیت کو برسر اقتدار رکھنا چاہتے ہیں۔ اس قومیت کے خاص اعتقادات ہیں جو شیعوں کے اعتقادات سے مختلف ہیں

ہم نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ شیعوں کو جس چیز نے ڈرا دیا ہے۔ اس کے دو پہلو ہیں جو اس وقت نمایاں نظر آتے ہیں۔ اور عملی صورت میں اس خاص قومیت کے بطور ایجنٹ کام کر رہے ہیں۔ جن میں سے ایک احراری ہیں جو اپنا کھویا ہوا وقار قائم کرنے اور اپنی اہمیت جتانے کے لئے مذہبی منافرت کے علم بردار ہیں انہوں نے "مرزائیت" کو ایک پردہ بنا رکھا ہے۔ اور یہ باور کرانے کے لئے کہ انہیں تمام دیگر فرق اسلام کی حمایت حاصل ہے "تحفظ ختم نبوت" کا بے معنی نعرہ بلند کر رکھا ہے۔

لیکن دراصل وہ اپنی اس تخریبی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ جس کا جذبہ ان کو تقسیم سے پہلے مسلمانوں کو غیر مسلموں کے مقابلہ میں شکست دلانے کے لئے "مدح صحابہ" کے لئے لکھنؤ تک لے گیا تھا۔

افسوس یہ ہے کہ شیعہ اور سنی دونوں اس حقیقت کو جانتے ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ احراریوں کے داؤ میں آجاتے ہیں۔ وہ شیعہ اور سنی دونوں فرقوں کے علماء کے پاس جاتے ہیں۔ اور ان کو طرح طرح کی بے بنیاد کہانیاں سناتے ہیں۔ اور احمدیت کے خلاف ان کی امداد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ شیعہ اور سنی علماء ان کے فریب میں آجاتے ہیں۔ اور یہ خیال کرکے کہ وہ اسلام کا کام کر رہے ہیں احراریوں کی ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں۔ اسی طرح وہ مسلمان افسروں کے دروازوں پر جاتے ہیں۔ اور جھوٹی کہانیاں بنا کر ان کو احمدیت کے خلاف اکساتے ہیں۔ اگر ان علماء اور افسروں میں سے [illegible] ناواقف اور احمدیت کی حقیقت سے ناآشنا ہوتے ہیں۔ وہ احراریوں کی جھوٹی کہانیوں پر اعتبار کر لیتے ہیں۔ اور یہ خیال کرنے لگتے ہیں کہ احمدیت نعوذ باللہ واقعی اسلام کے خلاف کوئی تحریک ہے۔

اس حوصلہ پر احراری مختلف مقامات پر احمدیوں کے خلاف تشدد تک استعمال کرنے سے نہیں جھجکتے ان کو یہ یقین ہوتا ہے کہ وہ جو کچھ بھی کریں گے۔ ان کی اول تو باز پرس نہیں ہوگی۔ اور اگر ہوئی بھی تو معاملہ رفع دفع کر دیا جائے گا۔ چنانچہ کئی ایک مقامات پر احراریوں نے احمدیوں کے خلاف ایسے اقدام کئے ہیں۔ کہ اگر ان کی واقعی باز پرس ہوتی تو ایسے واقعات کا اعادہ ناممکن ہو جاتا۔ احمدی چونکہ تکالیف برداشت کر لیتے ہیں۔ حکام بھی اسی میں آسانی سمجھتے ہیں کہ معاملہ رفع دفع ہو جائے۔ اس غلطی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ احراریوں کا حوصلہ بڑھتا جاتا ہے۔ اور وہ اپنی چیرہ دستیوں میں اضافہ کرتے جاتے ہیں

افسوس یہ ہے کہ ہمارے بعض سنی اور شیعہ دوست جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے بلا سوچے سمجھے احراریوں کی ہاں میں ہاں ملانے کے عادی ہو گئے ہیں اور احراری اپنی تخریبی کارروائیوں میں۔ ہمارے بار بار انتباہ پر حکومت نے بھی کوئی پروا نہیں کی حالانکہ ہم نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ احراریوں کی غرض صرف احمدیوں کی تخویف اور ترہیب ہی نہیں ہے بلکہ یہ محض ایک پردہ ہے۔ ان کی اصل غرض ملک میں مذہبی فرقہ وارانہ سوال پیدا کرکے یہاں بدامنی پھیلانا ہے۔ اور اس طرح ملک وقوم کو نقصان پہنچانا ہے۔

ہم نے اپنے گزشتہ اداریوں میں پختہ دلائل اور غیر مبہم حوالوں سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ احراریوں کا اصل مقصد کیا ہے۔ وہ صرف احمدیوں کے خلاف ہی اشتعال انگیزی نہیں کرتے۔ بلکہ شیعہ سنی تفرقہ کو بھی ہوا دے رہے ہیں۔ اور حنفی وہابی سوال بھی پیدا کر رہے ہیں۔ اس کا صریح ثبوت یہ ہے کہ جہاں بھی کوئی مذہبی جھگڑا ہوتا ہے۔ اگر ذرا غور سے دیکھا جائے۔ تو وہاں احراریوں کا ہاتھ ضرور کام کرتا ہوا نظر آئے گا۔ یہ بات اب اچھی طرح پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ حکومت کے بیدار مغز اور ملک کے صحیح خیر خواہ افسر اسکو سمجھ چکے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ اس فتنہ کے دبانے کی طرف بہت تھوڑی توجہ دی جا رہی ہے۔

اس کی شکایت ہم کو ہی نہیں ہے بلکہ شیعوں کو بھی یہی شکائت ہے۔ چنانچہ ہفت روزہ "درنجف" کا جو حوالہ ہم نے کل نقل کیا تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض فرقوں کو کمزور سمجھ کر ان کے خلاف جو فتنہ انگیزی کی جا رہی ہے۔ اس کی چنداں پروا نہیں کی جاتی۔ چنانچہ "درنجف" کے یہ الفاظ صاف صاف اس حقیقت کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

"......دوسری شکل جو کسی فرقہ کی شرافت کو اس کی کمزوری سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ایک عام فطری شے ہے۔ لیکن خاندانی و نسبی شرافت کا تقاضہ یہ ہونا چاہیئے کہ مفروضہ کمزور کی حفاظت کی جائے"۔

(درنجف ۸ مئی ۱۹۵۱ء)

اس سے بھی صاف تر لفظوں میں سہ روزہ "انیس" لاہور لکھتا ہے۔

"جب شیعہ شیعہ حنفی حنفی رہے۔ برابر کی حیثیت سے اپنے اپنے عقائد اور خصوصیات کی روشنی میں آزادانہ زندگی بسر کر سکے۔ ایک دوسرے کے معتقدات کا احترام واجب سمجھے۔ اسلام کا نام لے کر کوئی فرقہ دوسرے فرقہ پر غالب آنے کی کوشش نہ کرے۔ مذہبی عقائد کو ہاتھوں کے شمار کی اکثریت سے بدلنے کی جدوجہد نہ کی جائے اور مختصراً یہ کہ قوم اور اسلام کے خوشنما الفاظ سے کسی ایک فرقہ کو فائدہ پہنچانے کی کوشش نہ کی جائے۔ قوم اور اسلام کے نام سے حکومت اور پبلک کے ہر ادارے کو محض کسی مخصوص فرقے کی اجارہ داری حاصل نہ ہو پاکستانی اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے سب کو برابر سمجھا جائے۔ سب کے حقوق اور مفاد کا خیال رکھا جائے۔

لیکن افسوس ہے کہ ایسا نہیں ہو رہا۔ اور "قومیت" چھاتی چلی جاتی ہے۔ اور اس قومیت کو اب روکنا بظاہر بہت مشکل نظر آرہا ہے۔ مسلم لیگ کے پرانے قائدین بے بس اور مجبور ہو گئے ہیں۔ ان کے سامنے سب کچھ ہو رہا ہے۔ اور وہ کچھ نہیں کر سکتے ہیں۔ یا اپنی ہر دلعزیزی کے زائل ہو جانے کے خطرہ کی وجہ سے نہیں کرتے۔ یہ ہیں وہ وجوہ جن کو سمجھ لینے کے بعد تحفظ حقوق کیوں؟ کا مطلب خود واضح ہو جاتا ہے"۔

(انیس لاہور ۲۷ اپریل ۱۹۵۱ء)

ہم اس حوالہ کا پہلا حصہ الفضل میں پہلے بھی نقل کر چکے ہیں دوبارہ یہاں اس لئے نقل کیا ہے۔ کہ دکھایا جائے کہ "انیس" اگرچہ شیعوں کے اس فریق کا ترجمان ہے۔ جو شیعوں کے لئے علیحدہ حقوق مانگتا ہے۔ اس فریق کی بھی دلی خواہش یہی ہے کہ پاکستان میں اعتقادی اختلافات کی بناء پر کوئی فرقہ وارانہ سوال پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ "درنجف" کی بھی پالیسی دراصل یہی ہے۔

"انیس" کے اوپر کے حوالہ کے آخری الفاظ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اگرچہ شیعوں کے اس فریق کی بھی خواہش تو یہی ہے کہ یہاں کوئی فرقہ وارانہ سوال پیدا نہ ہو۔ مگر وہ خاص حالات سے مجبور ہو کر علیحدہ حقوق کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ جن کی وضاحت یہاں کر دی ہے۔ اگرچہ احراری اور ان کے بہکائے ہوئے مولوی شیعوں کو بظاہر اس قدر تنگ نہیں کرتے۔ جس قدر کہ وہ احمدیوں کو تنگ کر رہے ہیں لیکن شیعہ خوب سمجھتے ہیں کہ احراریوں کی شرارتیں جس طرح احمدیوں کے خلاف ہیں۔ اسی طرح شیعوں کے خلاف بھی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ ہم پہلے بھی بار بار عرض کر چکے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے۔ جو احراری یہاں بپا کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہر ایسے فرقہ کو جو سواد اعظم کے مقابلہ میں کمزور ہے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اگر اس وبا کو پھیلنے دیا گیا۔ تو ہر فرقہ کے ساتھ وہی سلوک ہوگا۔ جو سلوک اب وہ احمدیوں کے ساتھ دیکھ کر بعض وقت نادانی سے شائد مسکرا دیتے ہوں۔ اور یہ وبا اگر خدانخواستہ پوری طرح پھیل گئی۔ تو سخت خطرناک نتائج برآمد ہوں گے۔

آج احمدیوں کے ساتھ بے انصافیاں دیکھ کر اہلحدیث وغیرہ فرقے اور شائد اہل تشیع بھی خوش نہیں ہوتے تو بے پروا ہی ضرور ظاہر کرتے ہیں۔ اور "تحفظ ختم نبوت" کے سٹنٹ کو احمدیوں کے لئے خطرناک اور اپنے لئے بے ضرر سمجھتے ہیں۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر اس فتنہ کا ابھی سے سدباب نہ ہوا۔ جیسا کہ ہمارا اعتقاد ہے۔ احمدیت تو انشاءاللہ دنیا سے نہیں مٹے گی۔ مگر کل ہر ایک فرقہ ایک دوسرے کے لئے ایک خطرہ بنکر ضرور سامنے آجائے گا۔ اور اللہ تعالے محفوظ رکھے یہاں ہر شریف انسان کو امن کے ساتھ سانس لینا مشکل ہو جائے گا۔

آج اگر احمدیوں کی تبلیغ روکی جائے گی۔ تو کل کو شیعوں اور اہلحدیث کی بھی یقیناً روکی جائے گی۔ آج اگر احمدیوں کے جلسوں پر اینٹیں اور پتھر برسائے جاتے ہیں۔ تو کل باقی فرقوں کے جلسوں پر بھی اینٹیں اور پتھر برسائے جائیں گے۔ آج یہ کہا جاتا ہے۔ کہ "ختم نبوت" مسئلہ بڑا اہم ہے۔ تو کل خلافت کا مسئلہ بھی اہم بنایا جا سکتا ہے۔ خلافت کی رفع یدین اور آمین بالجہر کے مسائل بھی خطرناک اہمیت اختیار کر سکتے ہیں۔ شیطان تو صرف انگلی لگاتا ہے۔ باقی سب کچھ انسان خود کرتا ہے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ کالم ۱ کے نیچے)

تبلیغ اسلام اور ہمارا فرض

مکرم ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب کوردوال

(۲)

یہ ہے وہ اسلام کی عید کا دن جس کی بشارت ہمیں آج زمانہ کے امام نے دی۔ جو ہر قسم کے شک والتباس سے پاک ہے جس کا ظہور سورج کی طرح یقینی اور چاند کی طرح حقیقی ہے وہ اسلام جو غریب الوطنی سے شروع ہوا۔ اور دنیا پر چھا گیا۔ جس اسلام کے درخت تلے قوموں نے مدتوں بسیرا کیا۔ وہ اسلام جس کے اصولوں کو اپنا لینے سے غیر متمدن اور غیر مہذب قومیں دنیا کی استاد اور رہنما کہلانے لگ گئیں خود اپنوں کی لاپرواہی اور عدم توجہ کا شکار ہوا وہ جاں بلب مریض کی طرح سسک رہا تھا۔ وہ زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا تھا۔ کہ قادیان کی ایک چھوٹی سی بستی سے اسلام کے ایک سچے ہمدرد اور غمگسار کا ظہور ہوا۔ اس کا ظہور جاں بلب مریض کے لئے زندگی کا پیام تھا۔ کمزور اور نحیف جسم میں زندگی کی لہر دوڑنے لگی۔ آخری ہچکیاں والے اور دم واپسیں مریض کا دم ٹھہر گیا اس میں آثار زندگی پیدا ہوئے۔ اور اس رحمدل غمگسار۔ اور اسلام کی خاطر اپنی نیند۔ سکھ اور آرام کو حرام کر دینے والے جری مسیح موعود کی کوشش اور جدوجہد سے اسلام کی دگرگوں حالت سدھر گئی اور وہ پھر دنیا کے سامنے۔ اقوام عالم کے سامنے۔ مذاہب کی منڈی میں مقابلہ کے لئے اتر آیا۔ مگر ابھی اس اسلام کو پھر اپنی شان جلالی کا مظہر بننا ہے۔ ابھی اقوام عالم کی رہبری پھر اسلام نے ہی کرنی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے بچھڑ گئے۔ انہیں اپنی زندگی میں اسلام کی خدمت کی دھن تھی ایک بے پناہ عشق تھا۔ وہ عاشق اسلام تھے۔ آج خدا تعالےٰ نے ہم کو اسلام کی حفاظت کے لئے حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی کی رہنمائی عطا کی۔ جن کے دل میں خدمت اسلام کے لئے ایک آگ کھول رہی ہے۔ ایک آتش فشاں پہاڑ ہے۔ جو دنیا پر چھا جانا چاہتا ہے مگر افسوس کہ ہمارے قدم سست ہیں۔ وقت کی رفتار بہت تیز ہے۔ ہمیں اپنی سستیاں ترک کرنی ہوں گی۔ اسلام کی خاطر ہمیں میدان میں اترنا ہو گا۔ جب ہماری زندگی کا مقصد ہی خدمت اسلام ہے۔ تو پھر ہمارا تساہل اور ہماری غفلت کس طرح پسندیدہ قرار دی جا سکتی ہے۔ اگر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول نہ کیا ہوتا اگر ہم نے خدا کے مامور کے ہاتھ پر بیعت نہ کی ہوتی۔ تب ... تھی۔ مگر آج ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی قبول کرنے کے بعد اسلام کی خدمت کی ذمہ داری اٹھالی۔ اب ہماری زندگی۔ اور ہماری موت اسلام کی خاطر ہونی چاہیئے صحابہ نے اسلام کو اپنے خون سے سینچا۔ تب ان کی قربانیاں وہ رنگ لائیں کہ آج ہمارے پاس بھی اسلام پہنچا۔ آج اسلام ہم سے بھی قربانیاں طلب کرتا ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک پر واجب ہے کہ ہم اپنے وقت کی قربانی دیں۔ اور دنیا کو خدا کا پیغام پہنچائیں۔ خدا تعالےٰ کی فتح کے دن ہمارا اس میں تبھی حصہ ہو گا۔ اگر ہم اس میں اپنا حصہ ڈالیں گے جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے۔ آج اگر ہم میں سے ہر ایک دین کی تبلیغ کے لئے دیوانہ وار نہیں نکلتا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے اس نے کیا فائدہ اٹھایا۔ وہ عملاً حضرت مسیح موعود کی آمد سے انکار کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

اے خدا ہرگز مکن شاد آں دل تاریک را
آنکہ او در فکرِ دینِ احمدِ مختار نیست

جب تک ہم تبلیغ اسلام کے کام میں مشغول نہیں ہو جاتے۔ جب تک ہم کامل انہماک اور اشتیاق اور تن دہی سے اشاعت دین میں مصروف نہیں ہو جاتے۔ جب تک ہم اپنے ہر کام پر تبلیغ احمدیت کو مقدم نہیں کر لیتے۔ جب تک ہم اپنے ماحول میں تبلیغ کا اشتیاق پیدا نہیں کر لیتے۔ جب تک ہم اپنی اولادوں کو تبلیغ احمدیت کے لئے تیار نہیں کر لیتے۔ جب تک ہم اپنی اولادوں کی طرف سے تبلیغ پرستی پر انہیں سرزنش نہیں کر لیتے جب تک ہم خدا کے دین کی خاطر اپنے جسموں کو بھٹی میں داخل نہیں کر لیتے جب تک ہم اپنے ہمسائے پر اتمام حجت نہیں کر لیتے۔ اس وقت تک اگر ہم چین سے بیٹھے ہیں۔ تو یہ چین ہماری غفلت ہے۔ جس کے لئے ہم ایک وراء الوراء ہستی کے سامنے جوابدہ ہیں۔ کاش ہم اپنے خدا کے سامنے شرمندہ نہ ہوں اور جب اسکے روبرو ہم پیش ہوں۔ تو ہمارے سر ندامت سے جھک نہ جائیں۔ پس آؤ کہ ہم سب اس کام کی طرف سے غافل نہ ہوں۔ جو ہمارا حقیقی کام ہے اور جس کی طرف ہمارے پیارے مسیح موعودؑ نے ان الفاظ میں توجہ دلائی ہے

تا توانی خدمت کن از بہر دیں با جان و مال
تا ز رب العرش یابی خلعت صد آفریں
از عمل ثابت کن آں نورے کہ در ایمان تست
دل چو دادی یوسفے را راہ کنعاں را گزیں

اے میرے بزرگو اور عزیز بھائیو! اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ انفروا خفافاً وثقالاً وجاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون (سورہ توبہ)

کہ ہلکے اور بوجھل ہر حالت میں نکل پڑو اور اللہ تعالےٰ کے رستہ میں اپنی جانوں اور مال کے ساتھ جہاد کرو یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

یعنی عسر ہو یسر ہو مصروفیت اور مشاغل کی کثرت ہو یا فراغت ہو۔ کسی بھی حالت میں جدوجہد کا ترک جائز نہیں۔ تبلیغ دین کے لئے کوشش اور جدوجہد ایک ایسی چیز ہے۔ جس میں ہمارا اپنا ہی فائدہ ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ اگر ہم غور اور تدبر سے کام لیں۔ تو سلسلہ اور خدا تعالےٰ اور اس کے نبی اور اسکے خلیفہ پر کوئی احسان نہیں۔ بلکہ اس میں تبلیغ کرنے والے کا اپنا ہی فائدہ ہے۔ اور کون وہ شخص ہے جو اپنے فائدہ کی طرف سے غافل رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے الہاماً فرمایا:۔

شانك عجيب واجرك قريب (تذکرہ ص)

کہ تیری شان عجیب ہے۔ اور تیرا اجر قریب ہے۔

حضرت مسیح موعود کی عجیب اور بلند شان کی دنیا معترف ہوئی۔ مخالف سے مخالف دشمن نے آپ کی علومرتبت اور کام کی تعریف کی۔ اور آپ کی شان اور مرتبہ کا اعتراف مخالف سے مخالف دشمن نے کیا۔ ان کا انداز مخالفانہ ہی سہی۔ لیکن ان کی تحریروں اور تقاریر سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بے لوث خدمات اسلام کا اعتراف ضرور نمایاں ہوتا رہا۔ ان کی مخالفتوں کے بین السطور سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان کا اعتراف پایا جاتا ہے اور آپ نے اجر بھی پا لیا۔ آپ کو ایک جماعت دی گئی۔ جس کا آپ نے مشاہدہ کر لیا۔ آپ نے اپنے ہاتھوں سے اسلام کی عمارت کی مضبوط بنیاد رکھدی اور اس پر تعمیر کی ابتداء دیکھ لی۔ آپ نے کسر صلیب کے کام کو نمایاں طور پر کیا۔ اور ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے افراد سے عیسائیوں کے پادری بحث نہیں کر سکتے۔ آپ کو اللہ تعالےٰ نے ایک فعال جماعت دی۔ اور آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے حضور ہم سے بچھڑ گئے۔ آپ اپنے معبود حقیقی سے جا ملے۔ کہ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ذریعہ ہمیں اللہ تعالےٰ کا پیغام پہنچایا گیا۔

"روز جزا قریب ہے اور راہ بعید ہے"۔

(الہام خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

یہ الہام الٰہی احمدیہ جماعت کے لئے ایک مشعل راہ ہے۔ خدا تعالےٰ نے اس الہام کے ذریعہ ہمیں ایک دفعہ پھر اسی فرض کی طرف توجہ دلائی۔ اور ہماری سستیوں اور غفلتوں اور ہماری کوتاہیوں کا ذکر فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے اس الہام کے ذریعہ بتا دیا۔ کہ ہم تو روز جزا کو قریب لا رہے ہیں۔ ہم تو اپنے وعدوں اور انعامات اور غلبہ احمدیت کا نظارہ دنیا کو دکھانے کے لئے بالکل تیار ہیں مگر جماعت کی رفتار سست ہے۔ اور وہ اپنی سستیوں سے رستہ کو دور بنا رہی ہے۔ یہ الہام جماعت کے لئے ایک تازیانہ تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس الہام کی مفصل تشریح فرما دی تھی۔ آج بھی ہمارے سامنے وہ الہام موجود ہے اور اس کا مفہوم بالکل واضح ہے۔ خدا تعالےٰ نے پھر ہمیں مصلح موعود کے ذریعہ ہماری غفلتوں پر توجہ دلائی ہے۔ مبارک ہے وہ جو اس الہام کے ذریعہ ہی تبلیغ دین کے کام کی طرف مشغول ہو اور اپنے تساہل اور سستیوں کو ترک کرے۔ میں حضرت مصلح موعود کی تفصیلی تشریح جو آپ نے اس الہام کے بارہ میں فرمائی۔ مضمون کے لمبا ہونے کی وجہ سے لکھ نہیں سکتا۔ لیکن چند اقتباسات درج کر دیتا ہوں — تا آپ کی توجہ اس طرف پھیر سکوں۔ مفصل مضمون ہر تبلیغ سے دلچسپی رکھنے والا احمدی (الفضل ۲۷ راپریل ۱۹۴۷ء) میں مطالعہ کرے۔ اور میں ہر احمدی بھائی سے جس کے دل میں ذرا بھی جماعت کی ترقی اور تعمیر کا خیال ہے۔ دردبھرے دل سے التجا کروں گا۔ کہ وہ ایک دفعہ پھر اس خطبہ جمعہ کو پڑھے۔ پھر پڑھے اور پھر پڑھے۔ یہ خطبہ جمعہ جو مندرجہ بالا الہام کی تشریح میں ہے۔ ہر ایک کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہو گا۔ اور بہتوں کے لئے تبلیغ کی طرف توجہ کے لئے محرک۔

ضروری اعلان برائے جماعتہائے احمدیہ صوبہ سندھ

چونکہ عرصہ سے ہمارے صوبہ کی جماعتوں کا کوئی ایسا اجلاس نہیں ہوا۔ جس میں سب کارکنان اور دوسرے احباب ملکر کوئی ضروری پروگرام آئندہ عملی طور پر اپنے کام کی رفتار کو بڑھانے کی تجاویز کے متعلق سوچ سکیں۔ لہذا یہ اعلان سب کارکنان مختلف جماعتہائے احمدیہ صوبہ سندھ عموماً و ممبران صاحبان مجلس کارکنان انجمن احمدیہ صوبہ سندھ خصوصاً کی اطلاع کے لئے اخبار میں شائع کیا جاتا ہے۔

احباب جتنی تعداد میں زیادہ سے زیادہ ہر گوشہ صوبہ سے آسکیں مندرجہ ذیل پتہ پر بتاریخ ۲۷ ہجرت ۱۳۳۰ھ مطابق ۲۷ مئی ۱۹۵۱ء بروز اتوار تشریف لاکر عند اللہ ماجور ہوں۔

مکان جناب چوہدری محمد سعید صاحب جے بی زمیندار مکان نمبر 145/125 متصل ایجوکیشن آفس حیدرآباد۔ حیدر آباد دکن۔

نوٹ:۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام جناب چوہدری صاحب موصوف فرمائیں گے۔ مجلس کی کارروائی ۹ بجے صبح شروع ہو گی

خاکسار۔ محمد رفیع صدیقی عفی عنہ امیر جماعت احمدیہ صوبہ سندھ

(۱) " میں نے اس وقت جو الہام کے معنی سمجھے وہ یہ ہیں۔ کہ وہ تغیرات عظیمہ جن کا پیشگوئیوں میں ذکر کیا گیا تھا۔ اور وہ اسلام اور احمدیت کے غلبہ کے ایام جن کی اللہ تعالےٰ کی طرف سے خبر دی گئی تھی۔ بالکل قریب آ پہنچے ہیں۔ روز جزا اب سر پر کھڑا ہے۔ قدرت کا زبردست ہاتھ اس دن کو اب قریب تر لا رہا ہے۔ مگر وہ بعید ہے۔ جماعت نے اس آنے والے دن کے لئے ابھی وہ تیاری نہیں کی۔ جو اسے کرنی چاہیئے تھی۔ اور ابھی اس نے وہ مقام حاصل نہیں کیا۔ جو اس عظیم الشان یوم جزاء کے انعامات کا اسے مستحق بنانے والا ہے۔ اس کے لئے ابھی بہت بڑا اور لمبا راستہ پڑا ہے۔ جسے اسے طے کرنا ہے۔"

پھر فرمایا :۔

(۲) اللہ تعالےٰ اس الہام کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو مخاطب کرتا اور اسے فرماتا ہے۔ کہ اے احمدی جماعت۔ جو ہمارا حصہ تھا۔ ہم نے اسے پورا کر دیا۔ جتنے سامان یوم جزاء کو قریب تر لانے کے لئے ضروری تھے۔ وہ ہم نے سب مہیا کر دیئے۔ اور اسلام اور احمدیت کی فتح کے سامان ہم نے جمع کر دیئے۔ بس اب قریب ترین زمانہ میں اسلام اور احمدیت کے غلبہ کے راستے دنیا میں کھل جائیں گے۔ مگر راہ بعید ہے۔ وہ راستہ جو ابھی تم نے طے کرنا ہے۔ اور جس پر چل کر تم نے اس روزِ جزا سے فائدہ اٹھانا ہے۔ وہ ابھی بہت بعید ہے تم میں سے کئی ہیں۔ جنہوں نے اس راستہ پر چلنا بھی شروع نہیں کیا اور کئی ایسے ہیں جو اس راستہ پر چل تو پڑے۔ مگر انہوں نے سفر ابھی بہت کم طے کیا ہے۔ گویا ہم نے اپنا حصہ پورا کر دیا۔ مگر تم نے اپنے حصہ کو پورا نہیں کیا۔" (صلا)

پھر فرماتے ہیں :۔

(۳) " اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ تمہارا راہ بعید ہے یعنی ابھی تم نے کچھ بھی نہیں کیا۔ سفر ابھی بہت باقی ہے اور تمہارا قدم خطرناک طور پر سست ہے حالانکہ میں نے جو کام کرنا تھا۔ وہ کر دیا۔ اور جو چیز میں نے تم کو دینی تھی۔ وہ دے دی۔ مگر تم ابھی اپنے کام کے لئے تیار نظر نہیں آتے۔"

پھر حضور فرماتے ہیں

(۴) " یعنی اس الہام کا ایک یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہر شخص جو تم میں سے اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ اسکی یہ کوشش اتنی تھوڑی اور اس قدر کم ہے۔ کہ اس کی اس کوشش اور جدوجہد کے مقابلہ میں اس کی زندگی کے جس قدر ایام ہیں۔ ان میں ان کوششوں کا کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ گویا تم میں سے ہر شخص جو کوشش اسلام اور احمدیت کے غلبہ کے لئے کر رہا ہے اگر مرتے دم تک وہ اس رنگ میں کوشش اور جدوجہد کرتا رہے۔ اور اپنا قدم تیز نہ کرے۔ تو یہ کوششیں اس قدر کم ہیں۔ کہ تمہارا یہ خیال کرنا کہ ان کوششوں کے نتیجہ میں تم اسلام کا غلبہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکو گے۔ یہ ناممکن ہے۔ اگر تمہاری کوشش اور جدوجہد کی یہی رفتار رہی۔ تو تم اپنی زندگی میں یوم جزا کو نہیں دیکھ سکو گے"۔ (صلا)

پھر حضور فرماتے ہیں :۔

(۵) " میں آج پھر خدا تعالیٰ کے اس پیغام کو جماعت تک پہنچاتا ہوں۔ پہلے میری طرف سے ہی گھبراہٹ تھی۔ اور میں جماعت کو بار بار کہتا تھا۔ کہ جلد جلد بڑھو۔ جلد جلد اپنا قدم آگے کی طرف بڑھاؤ۔ مگر اب خدا تعالےٰ کی طرف سے بھی یہ گھبرا دینے والا پیغام آگیا ہے کہ ؎

روزِ جزا قریب ہے اور رہ بعید ہے

جزا کا دن بہت قریب ہے۔ مگر تمہاری رہ بہت بعید ہے۔ اب چاہے اس کے یہ معنی سمجھ لو۔ کہ ہر شخص کی موت کا دن اس سے زیادہ قریب ہے۔ جتنا اس کے اعمال کے نتیجہ میں اسلام کی فتح آسکتی ہے۔ اگر وہ اسی چال پر چلتے رہے۔ تو ان کا یہ خیال کرنا کہ اسلام کی فتح کا دن ان کی آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔ ناممکن ہے رفتار بہت سست ہے۔ کوششیں بہت محدود ہیں۔ مگر زندگی کے ایام تھوڑے ہیں۔ اور اگر چاہو۔ تو اس الہام کے یہ معنی سمجھ لو۔ کہ میں نے تم سے اسلام کی ترقی اور احمدیت کے غلبہ کے متعلق جس قدر وعدے کئے تھے۔ ان تمام وعدوں کو پورا کرنے کے سامان میں مہیا کر چکا ہوں۔ وہ وعدے عنقریب اب ظہور پذیر ہونے والے ہیں۔ مگر اے مومنو! اگر قریب ترین عرصہ میں تم نے اس آنے والے دن کے لئے کوئی تیاری نہ کی۔ تو تم ان نعمتوں کو سنبھال نہیں سکو گے"۔ صلا

پس خدا تعالےٰ نے ہمیں بار بار توجہ دلائی ہے۔ کہ ہم خدا تعالےٰ کے دین کی اشاعت اور تبلیغ اسلام کے لئے آگے بڑھیں۔ موت قریب ہے۔ اور ہمیں اس کام کو جلد از جلد کرنا ہے۔ آج روئے زمین پر کوئی اور قوم نہیں مگر جماعت احمدیہ۔ دنیا کی بادشاہتیں دنیا کے دھندوں میں مصروف ہیں۔ خدا کا دین بے یارو مددگار ہے۔ اے احمدی جماعت! فتح کی کنجیاں آج تمہارے ہاتھوں میں دی گئی ہیں۔ تم سے خدا کے وعدے ہیں۔ تمہارا قدم جدھر اٹھیگا۔ کامیابی و کامرانی تمہارے قدم چومے گی۔ قوموں کی تقدیریں بدلنا تمہارے ہاتھوں میں دیا جانے والا ہے۔

اسلام کی فتح اور سربلندی تمہارے سپرد ہے۔ آؤ ہم میں سے ہر ایک اس دن کو قریب لانے کی کوشش کرے۔ وہ دن آئے گا اور ضرور آئیگا۔ اسلام پھر اپنی جلالی شان سے دنیا پر ظاہر ہوگا۔ اور ضرور ہوگا۔ قومیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے برکت ڈھونڈیں گی۔ اور ضرور ڈھونڈیں گی۔ بادشاہ آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور ضرور ڈھونڈیں گے۔ مگر کیا ہماری یہ خواہش نہیں کہ یہ ہمارے اپنے وقت میں ہو۔ یہ ہمارے ہی ہاتھوں سے سر انجام پائے۔ اور ہماری آنکھیں بھی اسلام کی اس فتح کے دن کو دیکھ سکیں۔ ہے اور ضرور ہے۔ ہم میں سے ہر ایک اس دن کو دیکھنے کا تمنائی ہے۔ والہ و شیدائی ہے۔ کون ہے جسے آنے والے دن کا انتظار نہ ہو۔ کون ہے جو اسلام کی سربلندی کے دن کو دیکھنے کا دل سے متمنی نہ ہو۔ کون ہے جو کفر و الحاد پر اسلام کی حکومت اور دنیا کے کونے کونے میں حضرت محمد صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور مسیح موعودؑ کی حکومت نہ دیکھنا چاہے۔ مگر آؤ کہ ہم اپنی رفتار تیز کر دیں۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیئے ہوئے ہتھیاروں سے کفر و الحاد کی طاغوتی طاقتوں پر حملہ آور ہوں۔ آؤ کہ ہم اسلام کے جانباز سپاہی بن کر اسلام کا سکہ دلوں پر بٹھا دیں۔ آج تم ہی وہ قوم ہو۔ جو اس کام کو سرانجام دے سکو گے۔ کفر و الحاد کے سمندر میں تم ہی مضبوط ایمان کی چٹان ہو۔ دنیا مردہ ہو چکی ہے۔ اسے زندگی دو۔ گمراہی اور تاریکی کو نور سے بدل دو۔ اپنی روحانیت سے دنیا کو سیراب کرو۔ دنیا تمہاری منتظر ہے۔ اسے پیغام حیات دو۔ تمدن اور تہذیب کے نام پر انسانیت کا خون کیا جا رہا ہے۔ زندگی کے نام پر موت کو دعوت دی جا رہی ہے۔ خدا کی جگہ دنیا کے عارضی ناخداؤں نے لے رکھی ہے۔ اس لئے اٹھو اور اپنی محبت بھری تعلیم سے دنیا کی رہنمائی کرو۔ تا تم خدا تعالےٰ کے دین کی نصرت کرنے والوں میں لکھے جاؤ۔ آؤ کہ ہم بھولی بھٹکی دنیا کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پیغام سنا دیں۔ ؎

واللہ کہ ہمچو کشتیٔ نوحم زکردگار
بے دولت آنکہ دور بماند زلنگرم
ایں آتشے کہ دامنِ آخر زماں بسوخت
از بہر چارہ اش بخدا نہر کوثرم

پس اے میرے بھائیو۔ اور میرے واجب الاحترام بزرگو! یہ مضمون لمبا ہے۔ اور مجھے اس پر بہت کچھ اور لکھنا تھا۔ مگر اس خیال سے کہ تکرار طبائع پر بوجھ نہ بن جائے۔ اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ اس التجا کے ساتھ کہ خداوند تعالےٰ مجھے بھی توفیق دے۔ کہ اس پر عمل کر سکوں۔ اور آپ کو بھی کہ یہی ہمارا مقصد اور یہی ہمارا کام ہے۔ آج دنیا پیاسی ہے۔ اس کو آب شیریں کی ضرورت ہے، وہ آب شیریں صرف ہم ہی اس کو مہیا کر سکتے ہیں۔ آج دنیا ہلاکت کی وادی میں بھٹک رہی ہے۔ صرف جماعت احمدیہ ہی اس کو اس وادی سے نجات دلا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق دے۔ اور تبلیغ اسلام کے مقدس فرض کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے!

ربوہ میں زنانہ کالج کا اجراء

پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ ربوہ میں عنقریب زنانہ کالج جاری کیا جائے گا، اب پھر احباب کی خدمت میں اس اعلان کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ میٹرک کے نتیجہ کے دس دن بعد کالج انشاءاللہ کھل جائے گا۔ اس وقت تک جتنی طالبات کی درخواستیں آئی ہیں۔ ان کو پراسپکٹس اور فارم داخلہ بھجوائے جا چکے ہیں۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ اپنی لڑکیوں کو جو اس سال میٹرک پاس کریں۔ جامعہ نصرت میں تعلیم کے لئے بھجوائیں۔ تاکہ وہ مرکز میں رہ کر علاوہ دنیوی تعلیم کے دینی تعلیم سے بھی بہرہ ور ہوں۔ چونکہ میٹرک کا نتیجہ عنقریب نکلنے والا ہے۔ اس لئے جو لڑکیاں داخل ہونا چاہیں۔ وہ اپنی درخواستیں جلد از جلد بھجوا دیں۔ فی الحال صرف ایف۔ اے فسٹ ایر کا انتظام ہوگا۔ ہوسٹل کا انتظام بھی ساتھ ہوگا۔ (مریم صدیقہ جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ)

جماعت احمدیہ چونڈہ کا تبلیغی جلسہ

بروز ہفتہ۔ اتوار مطابق ۲-۳ رجون ۱۹۵۱ء

جملہ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۲-۳ جون ۱۹۵۱ء بروز ہفتہ۔ اتوار کو ریلوے روڈ چونڈہ میں تبلیغی جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علماء کرام اپنی تقاریر سے حاضرین کو مستفیض فرمائیں گے۔ لاؤڈ سپیکر و سائبان کا خاطر خواہ انتظام ہوگا۔ نیز باہر سے آنے والے مہمانوں کے لئے کھانے اور رہائش کا انتظام بھی ہوگا۔

نوٹ :۔ دوران جلسہ میں کسی صاحب کو بولنے کی اجازت نہ ہوگی۔

الداعی الی الخیر :۔ سیکرٹری دعوت و تبلیغ چونڈہ ضلع سیالکوٹ

جنرل میکارتھر کی معزولی

اسباب - پس منظر - اثرات - !

(از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ اسلام مقیم واشنگٹن)

"۱۱ اپریل کی صبح کو چار بجے کے قریب خاکسار واشنگٹن ریلوے سٹیشن پر نیویارک جانے کے لئے گاڑی کا انتظار کر رہا تھا۔ میں نے اخبار فروش کے سٹال سے صبح کا اخبار لیا دو چار منٹ کے بعد اخبار فروش کی دوکان کے سامنے سے ایک دفعہ پھر گذر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ اخباروں کے وہ ڈھیر جن میں سے خاکسار نے اخبار اٹھایا تھا۔ وہاں سے غائب ہو چکے تھے۔ اس کی بجائے اس مختصر وقفے میں نئے اخباروں کے پلندوں کے پلندے لا کر رکھ دیئے گئے تھے۔ جن میں غیر معمولی موٹے حروف میں صفحہ اول پر یہ عنوان درج تھا۔ MACARTHUR FIRED

"جنرل میکارتھر معزول کر دیا گیا"

اس خبر کا اعلان وائٹ ہاؤس سے رات کے ایک بجے کیا گیا۔ اس تین گھنٹے کے وقفے میں اخباروں والوں نے خبر حاصل کی۔ رات بھر چلنے والے پریس روک کر پہلے چربے اتارے اور نئی خبر کا ٹائپ سیٹ کر کے از سر نو اپنے اخبار تیار کئے چھاپے اور صبح چار بجے تک شہر کے اطراف و جوانب میں اس تہلکہ خیز خبر والے پرچے پہنچا دیئے۔

یہ سنسنی خیز ڈرامہ جس نے امریکہ کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ہلا دیا۔ ۱۰ اپریل کی رات کو قریباً سوا بارہ بجے شروع ہوا۔ جس وقت صدر جمہوریہ ٹرومین کے دفتر وائٹ ہاؤس سے ٹیلیفون اور پرنٹر نے اخباروں کے نمائندگان کو اطلاع دینی شروع کی۔ کہ پریذیڈنٹ ٹرومین کے پریس سیکرٹری مسٹر جوزف شارٹ ایک بجے شب ایک نہایت ضروری اعلان کریں گے۔ ایک بجے تک کوئی دو سو نامہ نگار۔ فوٹو گرافر۔ اور ریڈیو والے پریس روم میں جمع ہو کر قیاس آرائی کر رہے تھے۔ کہ آخر یہ اہم خبر کیا ہوگی؟ کیا کوریا میں صلح ہو گئی ہے؟ یا میکارتھر نے استعفاء دیدیا ہے یا کیا؟ ایسے موقعہ پر جب نامہ نگاروں کو کوئی اہم خبر دی جاتی ہے۔ تو خبر حاصل کرتے ہی نامہ نگار باہر کے دروازے کی طرف چھپٹتے ہیں۔ پریس روم کی ساتھ ہی ہر اخبار والوں کا اپنا اپنا ٹیلیفون بوتھ ہوتا ہے۔ اور ہر نامہ نگار کی کوشش ہوتی ہے۔ کہ جلد سے جلد اپنے اخبار والوں کو حاصل کردہ خبر پہنچا دے۔ اس لئے وائٹ ہاؤس کے منتظمین اس امر کا اہتمام کرتے ہیں کہ جب تک متعلقہ خبر کا مسودہ ہر نامہ نگار کے ہاتھ میں نہ پہنچ جائے۔ اس وقت تک کسی نامہ نگار کو باہر نہ نکلنے دیا جائے۔ ٹھیک ایک بجے مسٹر شارٹ کی طرف سے یہ اہم خبر ہر نامہ نگار کے حوالے کر دی گئی۔ اور پریس روم کا دروازہ کھول دیا گیا۔ نامہ نگار اپنے اپنے ٹیلیفون بوتھ کی طرف لپکے۔ خبروں کی بڑی بڑی ایجنسیوں مثلاً یونائیٹڈ پریس۔ ایسوسی ایٹڈ پریس۔ انٹرنیشنل نیوز سروس کی ٹیلی ٹائپ مشینیں ملک بھر میں، اپنے ملحقہ اخبارات کے دفتروں میں لگی رہتی ہیں۔ جن میں ان ایجنسیوں کی ریلیز کی ہوئی خبریں خود بخود ٹائپ ہو جاتی ہیں۔ ایک بج کر چار منٹ پر اخباروں کے ایڈیٹروں نے جو اکثر شہروں میں پہلے سے تیار بیٹھے تھے۔ یونائیٹڈ پریس کی مشینوں پر یہ خبر پڑھی کہ TRUMAN FIRES MACARTHUR "ٹرومین نے میکارتھر کو برخواست کر دیا" ایک منٹ بعد یہی خبر انٹرنیشنل نیوز کی مشینوں پر اور دو منٹ بعد ایسوسی ایٹڈ پریس کی مشینوں پر بھی آ گئی۔ نیشنل براڈکاسٹنگ کمپنی کا نمائندہ اپنی براڈکاسٹنگ کی مشین ساتھ ہی لے گیا تھا۔ ایک بج کر چھ منٹ پر اس نے وائٹ ہاؤس کے احاطہ سے اس خبر کو نشر کر کے ملک کے کونے کونے تک پہنچا دیا۔

جنرل میکارتھر امریکن قوم کا بہت بڑا ہیرو سمجھا جاتا ہے۔ باون سال قبل وہ ملٹری میں شامل ہوا۔ اس وقت سے لے کر اب تک جب اس کی عمر اکہتر سال ہے۔ یہ جرنیل بہت سی لڑائیاں لڑ چکا ہے۔ مگر اس کی شہرت محض ان فتوحات کی وجہ سے ہی نہیں۔ جن کے نتیجے میں بحرالکاہل میں جنگ عظیم ثانی کا پانسہ امریکنوں کے حق میں پلٹ گیا۔ بلکہ فتح کے بعد ملک جاپان کے انتظام کی وجہ سے بھی ہے۔

۱۹۳۷ء سے لے کر اب تک جنرل میکارتھر امریکہ سے باہر مختلف محاذوں پر متعین رہا۔ اس دوران میں امریکن خارجی پالیسی میں بعض بنیادی تبدیلیاں آئیں۔ پچھلے سال جنگ کوریا شروع ہوئی۔ اور غیر متوقع طور پر طول پکڑتی چلی گئی۔ اس طوالت کے نتیجہ میں جنرل میکارتھر اور پریذیڈنٹ ٹرومین کے نقطۂ نظر میں اختلافات شروع ہو کر بڑھتے چلے گئے۔ امریکن آئین کی رو سے صدر جمہوریہ فوج کا کمانڈر انچیف بھی ہوتا ہے۔ میکارتھر ایک قابل سیاستدان سہی۔ مگر ایک جرنیل ہونے کے لحاظ سے وہ ٹرومین کے ماتحت تھا۔ اور ان حالات میں نہ صرف اس پر لازم تھا۔ کہ وہ کمانڈر انچیف کی طے شدہ پالیسی سے اختلاف کا پبلک میں اظہار نہ کرتا بلکہ اس کی پالیسی کو کماحقہٗ جامۂ عمل پہناتا۔ مگر حامیان پریذیڈنٹ یہ کہتے ہیں۔ کہ میکارتھر نے مسلسل اختلافی بیانات دے دیکر پریذیڈنٹ کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ کار ہی نہ چھوڑا۔ کہ اس کو اس کی ذمہ داریوں سے برخواست کر دیا جائے۔ میکارتھر گروپ والے یہ کہتے ہیں۔ کہ صدر ٹرومین نے جنگ کوریا اور مشرق بعید میں جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ وہ امریکن قوم کے لئے پیغام شکست ہے۔ اور ملک کا سچا بہی خواہ ہونے کے لحاظ سے میکارتھر کا فرض تھا کہ وہ پبلک کو اپنے نقطۂ نظر سے روشناس کرتا۔ مختصراً میکارتھر اور ٹرومین کے اختلافات حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ہر دو مدبرین کے سامنے سب سے اہم سوال اس وقت یہ ہے۔ کہ ان میں سے کس کی پالیسی کے نتیجے میں تیسری جنگ عظیم کا خطرہ قریب تر ہو جائیگا اور ہر دو سیاستدان دوسرے فریق کی پالیسی کو آئندہ جنگ کے چھڑنے کا پیش خیمہ قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ میکارتھر نے کانگرس کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جو تجاویز میں پیش کر رہا ہوں۔ ان کا منتہائے مقصود صرف یہ ہے۔ کہ جنگ کو جلد سے جلد ختم کیا جائے۔ جب تک ہم دشمن کو خاموش کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ خون خرابہ بڑھتا ہی چلا جائے گا۔ اس کے مقابل پر مسٹر ٹرومین کہتے ہیں۔ کہ "اگر ہم ان تجاویز کو جو جنرل میکارتھر پیش کرتا ہے جامۂ عمل پہنائیں۔ تو ایک وسیع جنگ کے شروع کرنے کے قوی امکانات پیدا ہو جائیں گے۔

(۲) دوسرا اہم سوال یہ ہے۔ کہ امریکن مفاد کے تحفظ کے لئے اور کمیونزم کے صحیح مقابلہ کے لئے یورپ اور ایشیاء کی نسبتی اہمیت کیا ہے۔ جنرل میکارتھر کہتے ہیں۔ کہ اس وقت ہمارے سامنے جو مسائل پیش ہیں۔ ان کا اثر تمام دنیا پر محیط ہے۔ اور دنیا کے کسی قطعہ کی اہمیت کو بھی ان مسائل کے سلسلے میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اس لحاظ سے ایشیا میں بھی کمیونزم کا مقابلہ ضروری ہے، اور یہ خیال کہ ہمارے پاس ہر دو محاذ پر مقابلہ کی مناسب طاقت نہیں ہے۔ محض احساس شکست ہے۔ اس کے مقابل پر گورنمنٹ یہ جواب دیتی ہے کہ اس بات سے تو ہمیں بھی اختلاف نہیں۔ کہ موجودہ مسائل کے اثرات تمام کرۂ ارض پر حاوی ہیں۔ مگر موجودہ طاقت کے لحاظ سے ہمارے لئے یہ ممکن نہیں کہ ہم ایشیا اور یورپ دونوں کو ایک ہی جیسی اہمیت دے سکیں۔ اس لئے بہرحال ہمیں یورپ کو فوقیت دینی پڑے گی۔ کیونکہ اگر یورپ کی فوجی قوت اور صنعتی مہارت روسیوں کے ہاتھ میں چلی گئی۔ تو امریکہ کو ایک خطرۂ عظیم کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ امریکہ نے اب تک کوریا میں سرٹھر کی بازی نہیں لگائی۔ بلکہ صرف اسی تعداد میں فوجیں بھجوائی ہیں۔ جن سے یورپ میں جنگی تیاریوں پر اثر نہ پڑے۔ بہرکیف گورنمنٹ بھی اب دن بدن ایشیا کی طرف زیادہ توجہ کر رہی ہے۔

(۳) تیسرا مسئلہ یہ ہے۔ کہ کیا امریکہ کو آئندہ جنگ تن تنہا ہی لڑنی چاہیئے۔ یا کہ اس کو اپنے حلیفوں سے اصرار کرنا چاہیئے کہ وہ بھی اپنی طرف سے اس تیاری میں پورا حصہ لیں۔ امریکہ کے کئی سیاسی حلقوں میں گورنمنٹ پر یہ نکتہ چینی کی گئی ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ موجودہ چپقلش میں سب اتحادی ممالک کے مفاد پر اثر پڑتا ہے۔ لیکن اب تک امریکہ قریباً اکیلا ہی جنگ لڑ رہا ہے۔ اور دوسرے حلیفوں نے بہت کم حصہ لیا ہے۔ بلکہ دوسرے حلیف دشمن کو خوش کرنے کی کوشش میں ہی سرگرم رہتے ہیں جس کی وجہ سے امریکہ بھی صحیح طور پر لڑائی نہیں لڑ سکتا۔ اس معاملہ میں جنرل میکارتھر نے اپنی تقریر میں صرف جاپان۔ فارموسا اور فلپائن کی مدد پر ہی زور دیا۔ جب کہ گورنمنٹ کی پالیسی اب تک یہ ہے۔ کہ دوسرے ممالک کو نہ صرف جنگ میں حصہ لینے میں بلکہ جنگی پالیسی کے طے کرنے میں ایک حد تک حصہ دار رکھا جائے۔ گورنمنٹ کہتی ہے کہ اگر یہ نہ کیا گیا تو امریکہ پھر کمیونزم کے سیلاب کا مقابلہ کرنے کے لئے اکیلا ہی رہ جائے گا۔ حال ہی میں مسٹر ایچی سن سیکرٹری آف سٹیٹ نے اپنی تقریر میں کہا کہ روس کا مقصد ہی یہی ہے۔ کہ ہم کو ہمارے حلیفوں سے جدا کر کے ہمارے درمیان افتراق پیدا کر دے۔

(۴) چوتھا سوال یہ ہے۔ کہ جنگ کوریا میں قطعی اور جلد فتح حاصل کرنے کے لئے آیا۔ چینی سامان حرب کے ذخائر پر جو مانچوریا میں ہیں۔ بمباری کی جائے یا نہ۔ چین اس وقت تک جو فوجیں سامان حرب اور ہوائی جہاز جنگ کوریا میں استعمال کر رہا ہے۔ اس کے میگزین آرسنل اور اڈے سرحد کوریا کے پاس ہی مانچوریا میں ہیں۔ مگر اتحادی فوجوں کو مانچوریا پر بمباری کی اجازت نہیں۔ اس پر جنرل میکارتھر یہ کہتے ہیں۔ کہ میدان جنگ میں کسی فوج کو شکست تب ہی دی جاتی ہے۔ جب کہ اس کی سپلائی کے ذرائع کو مسدود کیا جائے اس لئے مانچوریا پر بمباری کے بغیر صحیح طور پر لڑائی لڑنا ناممکن ہی نہیں گورنمنٹ کہتی ہے۔ کہ بے شک مانچوریا پر بمباری کرنے سے دشمن کا نقصان نسبتاً زیادہ ہوگا۔ مگر اس سے یہ پھر بھی لازم نہیں آئے گا۔ کہ لڑائی ختم ہو جائے۔ اول تو اب تک چینی ہوائی جہازوں نے لڑائی میں کوئی نمایاں حصہ ہی نہیں لیا۔ پھر اس بمباری سے لڑائی کا حصہ وسیع ہو جائیگا۔ اور ہمیں کئی گنا زیادہ فوجیں میدان میں لانی پڑیں گی۔ جس کی وجہ سے لڑائی ختم ہونے کی بجائے لمبی ہونے کے امکانات بڑھ جائیں گے۔

(۵) پھر ایک اختلافی مسئلہ یہ ہے۔ کہ کیا کمیونسٹ چین کے مقابلے کے لئے مارشل چیانگ کائی شیک کی فوجوں کو جو فارموسا میں ہیں۔ استعمال کیا جائے یا نہ۔ بعض حلقوں کا قیاس ہے۔ کہ مارشل کے پاس اس وقت قریباً پانچ لاکھ فوج موجود ہے۔ مگر اس وقت فارموسا اور چین کے درمیانی سمندر میں امریکن بیڑا متعین ہے۔ تاکہ نہ چین فارموسا پر حملہ کرے۔ اور نہ مارشل چیانگ چین کے ساتھ چھیڑ خانی کرے جنرل میکارتھر کہتے ہیں۔ کہ ہمیں صرف اس فوج پر سے تمام پابندیاں دور کر کے انہیں چین پر حملہ کرنے کے لئے آزاد چھوڑ دینا چاہیئے۔ بلکہ ان کو ہوائی اور بحری طاقت سے مزید مدد بھی دینی چاہیئے۔ اس طرح سے چین کی توجہ اور قوت بٹ جائے گی۔ اور کوریا میں جو امریکن سپاہی مارے جا رہے ہیں۔ ان کی جانیں بچ سکیں گی

مسٹر ٹرومین اس کا جواب یہی دیتے ہیں کہ مارشل چیانگ کی فوجوں کی شمولیت لازماً جنگ کو وسیع کر دے گی اور اس کے نتیجے میں ایشیا میں ایک بڑے محاذ پر ہمیں اپنی قوت کو خرچ کرنا پڑیگا پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر مارشل چیانگ کے سپاہی ایسے ہی بہادر ہیں تو وہ چین میں پہلے کمیونسٹ فوجوں کا مقابلہ کیوں نہ کر سکے اور اس وقت کیوں پسپا ہو کر فارموسا میں آ گئے؟

(۶) ایک بنیادی اختلاف یہ ہے کہ کیا اس جنگ کے سلسلہ میں کمیونسٹ چین کی مکمل معاشی ناکہ بندی کی جائے یا نہ؟

امریکہ نے تو پہلے ہی مکمل طور پر چین سے تجارتی تعلقات منقطع کئے ہوئے ہیں۔ مگر ایک حد تک انگریز اور بعض دوسری اقوام اب بھی تجارتی تعلقات رکھتی ہیں۔ جنرل میکارتھر کہتے ہیں کہ ہمیں اس ناکہ بندی کو اتنا مضبوط کرنا چاہیئے کہ چین کو کسی ذریعہ سے بھی سامان نہ پہنچ سکے۔ گورنمنٹ کے حلقوں میں اسبارے میں اسلئے اختلاف ہے کہ دوسری اقوام محدود حد تک چین سے تجارت جاری رکھنے پر مصر ہیں اور گورنمنٹ ان کو ناراض نہیں کرنا چاہتی۔ پھر سرکاری حلقوں کی طرف سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہماری ناکہ بندی کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ کمیونسٹ چین پہلے سے بھی زیادہ سوویٹ روس کا دست نگر ہو جائے گا۔ اور پھر یہ امید کہ کسی وقت چین روسی پنجے سے اپنے آپ کو آزاد کرا سکے۔ موہوم تر ہوتی چلی جائے گی۔

(۷) آخری سوال فارموسا کی آئندہ قسمت کا ہے جنگ عظیم کے اختتام پر یہ امر طے ہوا تھا کہ فارموسا کا جزیرہ جاپان سے لے کر چین کے حوالے کر دیا جائے گا۔ لیکن اسوقت سے لے کر اب تک چین میں حکومت کمیونسٹوں کے ہاتھ میں جا چکی ہے اب جنرل میکارتھر کا اصرار ہے کہ فارموسا کو کسی صورت میں بھی کمیونسٹ چین کے حوالے نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے امریکہ کے مفاد خطرے میں پڑ جائیں گے۔ ادھر برطانوی حلقے امریکہ پر زور دے رہے ہیں کہ فارموسا کمیونسٹ چین کا حق ہے اور اسے ملنا چاہیئے۔ مگر امریکن حکومت ان دونوں مطالبات کے بین بین اس پالیسی پر عمل پیرا رہنا چاہتی ہے کہ جنگ کوریا کے اختتام سے قبل فارموسا کی قسمت کا کوئی فیصلہ نہ کیا جائے۔ اور اس دوران میں فارموسا میں مارشل چیانگ کی فوجوں کو مضبوط تر کیا جائے۔ جنرل میکارتھر گورنمنٹ کی اس پالیسی سے مطمئن نہیں۔

ان اختلافات کی اہمیت اور ان کے نتیجے میں طے پانے والی پالیسی لازماً نہ صرف امریکہ کے داخلی امور پر اور امریکہ کے دوسرے ممالک سے تعلقات پر اثر انداز ہوگی۔ بلکہ جہاں تک ظاہری حالات کا تعلق ہے آئندہ جنگ کی وسعت و نوعیت اور اس کے شروع ہو جانے کا وقت بھی بہت کچھ اس امر پر منحصر ہے۔ امریکن قوم کو اس مسئلہ کی نزاکت کا احساس ہے۔ اس لئے امریکن پریس ریڈیو۔ اور سیاسی اور علمی حلقوں میں وسیع پیمانے پر غور و فکر و بحث مباحثہ جاری ہے۔ مبصرین کہتے ہیں۔ کہ امریکہ کے سامنے اس سے نازک تر مسئلہ کبھی نہیں آیا۔ یہ بھی قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ اگر میکارتھر کے نقطہ نظر کو مقبولیت حاصل ہو گئی تو آئندہ سال کے صدارتی انتخابات میں امریکہ کی باگ ڈور ڈیموکریٹک پارٹی کے ہاتھ سے نکل کر ری پبلکن پارٹی کے ہاتھ میں چلی جائے گی۔ امریکن ایوان اب میکارتھر کے استقبال سے فارغ ہوتے ہی اس مسئلہ پر غور و فکر شروع کر رہا ہے اور اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ چند ہفتوں میں امریکن خارجی پالیسی ایک معین راہ اختیار کر لے گی۔

درخواست ہائے دعا

عبدالرحمٰن صاحب احمدی دوکاندار ڈیرہ غازیخان بعارضہ ٹائیفائڈ ایک ہفتہ سے بیمار ہیں۔

(۲) خیر محمدؐ صاحب دوکاندار ڈیرہ غازیخان کا لڑکا ظفر احمدؐ بعارضہ بخار بیمار رہتا ہے۔

(۳) سردار عبدالرحمٰنؐ صاحب بی۔اے سابق مہر سنگھ کو دونوں شانوں کے درمیان درد ہوتا رہتا ہے۔

(۴) ماسٹر محمدؐ اسمٰعیل صاحب ہیڈ ماسٹر سکول کنڑیال بابا نانک ضلع شیخوپورہ کا ۱½ سالہ بچہ ادریس گر کر چوٹوں کی وجہ سے اور رنج و شدید کی وجہ سے بیمار ہے۔ کمزور بہت ہو گیا ہے۔

(۵) سید منظور احمد صاحب سونگھڑوی حال نزیل خوندہ ضلع پوڈی آڈیسہ دس سال سے اگزیما۔ درد شکم۔ اور نتیجۃً کالے خون کے معدہ سے خارج ہونے کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ ہر سال دورہ ہوتا ہے۔ لازماً مالی مشکلات کا شکار ہو کر خدمت دین سے محروم ہیں۔ اس وقت بھی اخراج خون از معدہ سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹر ڈیوڈ نالاسر کہتے ہیں۔

(۶) سید صاحب کی بچی صبیحہ خاتون مختلف عوارض سے بیمار ہے۔ ملیریا تھی کا جب علاج کیا گیا۔ تو شدید تشنج ہو گئی۔ سارا بدن متورم ہے۔ ان کی بیوی اور بچے بھی بیمار اور کمزور ہیں۔

(۷) سردار عبدالرحمٰنؐ صاحب سابق مہر سنگھ کالڑکا حفاظت احمد دو ہفتہ سے بیمار ہے۔ اسی طرح ماسٹر فضل الرحمٰن صاحب بی ہے بی ٹی بھی بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں

ناظرین اخبار الفضل سے ایک اہم گذارش

الفضل کی اشاعت کے سلسلہ میں یہ بات تجربہ سے ثابت ہوئی ہے۔ کہ اس کی اشاعت کے لئے ہر بڑے شہر میں اسکی ایجنسی ہونی چاہیئے لیکن دوسری طرف اس امر میں کچھ دشواریاں حائل ہیں۔ اور وہ حسب ذیل ہیں:۔

(۱) مناسب ایجنٹ حضرات کا نہ ملنا۔

(۲) ایجنٹ حضرات کو ناظرین کا مناسب تعاون حاصل نہ ہونا۔ لہذا مختصر عرض ہے کہ آپ حسب ذیل طریق سے اخبار کی صحیح مدد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(۱) اپنے شہروں میں ایجنسیاں قائم کرنے میں دفتر کی مدد فرماویں

(۲) قائم شدہ ایجنسیوں میں ایجنٹ حضرات کو وقت پر بلوں کی رقم ادا کر کے پرچہ کو بند کرانے سے محفوظ رکھیں

(۳) اپنے ذاتی رسوخ سے ایجنٹ کو نئے خریداروں کے حاصل کرنے میں مدد فرماویں۔

(۴) دراصل ایجنٹ کی مدد کر کے آپ خود اخبار کی مدد فرما رہے ہیں۔ اور اس طرح اس کی اشاعت میں یقیناً ترقی ہوگی۔ اور یہی آپ کی صحیح مدد کا ثمرہ ہوگا۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ امراء جماعت احمدیہ ہماری امداد فرماویں (مینیجر الفضل لاہور)

آپ کی دعاؤں کے مستحق:۔

یونیورسل اورینٹل کالج لاہور سے چار احمدی طلباء نے امسال مولوی فاضل کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت احمدیہ سے دردمندانہ درخواست ہے کہ ہم سب کے متعلق دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ خداوند کریم ہمیں مخالفین کے مقابلہ پر اعلیٰ درجہ کامیابی عطا فرما دے۔ اور دینی و دنیوی نعمتوں سے بہرہ ور کرے آمین۔ (خاکسار قریشی فصیح الدین جمیل، لاہور)

(۲) میں نے امسال بی۔ کام کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خاکسار کی نمایاں کامیابی

کوریا کے محاذ جنگ پر ۳،۵۰،۰۰۰ کمیونسٹ فوجوں کا اجتماع

جمعرات کی شب کو نیا حملہ شروع ہونے کا امکان

ٹوکیو ۱۵ مئی۔ تازہ دم اشتراکی افواج جو زیادہ تر چینیوں پر مشتمل ہیں اور جن کی تعداد تقریباً ۳،۵۰،۰۰۰ ہے کوریا کے جنگی محاذ پر زیادہ تر وسطی علاقہ میں متعین کر دی گئی ہیں۔ جہاں موسم بہار کے حملہ کے دوسرے دور کا آغاز متوقع ہے۔ اور جو غالباً جمعرات کی شب کو پورے چاند کی روشنی میں شروع کیا جائے گا۔ مضبوط چینی دستے جنوب کے وسطی علاقہ میں چٹانوں اور کوہستانی ڈھلوانوں پر توپخانہ اور ہوائی جہازوں کے مہلک حملوں کے باوجود ڈٹے ہوئے ہیں۔ توپخانہ کے حملوں اور اقوام متحدہ کے گشتی دستوں کے حملوں کے علاوہ کل سارے مورچہ پر خاموشی چھا گئی۔ یہی خطرناک خاموشی جو اس سے پہلے بھی چینی حملوں کے قبل مورچہ پر طاری ہو چکی ہے۔

جنرل وین فلیٹ اپنی دفاعی طاقت کو بتدریج مضبوط بنا رہے ہیں۔ اور سینکڑوں ٹینک توپخانے اور سرنگوں کے ساتھ دشمنوں کے راستوں کو بند کرتے جا رہے ہیں۔ ساری رات اشتراکی مقبوضہ وادیوں اور چٹانوں پر تیز برقی روشنیاں پڑتی رہتی ہیں۔ جس سے اقوام متحدہ کے توپ خانہ اور گشتی طیاروں کو اشتراکی گشتی دستوں کی نقل و حرکت نظر آتی رہتی ہے۔ (اسٹار)

تیل کی صنعت کے متعلق برطانیہ کا نیا نوٹ

لندن ۱۵ مئی۔ کل ایران کے تیل کی مسئلہ کی تازہ ترین صورت حال کی وجہ سے وزیر خارجہ مسٹر مارسین نے جو تجزیہ ہائٹ پر رخصت کے دن گذار رہے ہیں۔ برطانیہ کے تیل کے سلسلہ میں ساؤتھمپٹن جانے کا پروگرام منسوخ کر دیا۔ وہ وزیر اعظم اور کابینہ کے دوسرے رفقاء سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کرتے رہے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر مارسین نے سارا دن ایک نئے نوٹ کا مسودہ مرتب کرنے میں صرف کیا جسے برطانوی سفیر ایرانی وزیر اعظم مسٹر مصدق کو پیش کریں گے۔

کہا جاتا ہے۔ کہ اس نوٹ میں ایرانیوں کو اینگلو ایرانی کارخانوں پر قبضہ کرنے کے نتائج سے متنبہ کیا گیا ہے۔ مسٹر مارسین جمعرات کو لندن واپس آنے والے ہیں اگر ایران تیل کو قومی ملک بنانے کی تیاریوں کی رفتار تیز ہوئی۔ تو غالباً اس سے پہلے ہی وہ لندن واپس آجائیں گے۔ (اسٹار)

تیل بردار جہاز

اسٹونیگر (ناروے) ۱۵ مئی:۔ ناروے کا جہاز ساز کارخانہ روز بروز نبرگ میکلینک ورکس ناروے کے لئے ۳۰،۰۰۰ ٹن کے دو تیل بردار جہاز بنانے والا ہے یہ نہ صرف ناروے میں بننے والے سب سے بڑے تیل بردار جہاز ہوں گے۔ بلکہ دوسرے ممالک میں ناروے نے جو جہاز بنوائے ہیں۔ ان سے بھی بڑے ہوں گے (اسٹار)

کیوبا اور کناڈا کے درمیان شکر کا سودا

ملبورن ۱۵ مئی:۔ آسٹریلیا میں شکر بنانے والے اس معاہدہ کے اثرات کے متعلق اندیشہ ناک ہیں جس کے تحت کناڈا رعایتی قیمت پر کیوبا سے ۱۵ کروڑ پاؤنڈ شکر خرید لیگا۔

ان کا خیال ہے۔ کہ آسٹریلوی شکر کی برآمد کم ہو جائیگی اس لئے کہ انہیں یقین ہے۔ کہ کیوبا دولت مشترکہ کے ملکوں کو ۸ سینٹ فی ہنڈرڈ ویٹ قیمت کم کرکے شکر فروخت کر سکتا ہے۔ (اسٹار)

ہالینڈ میں بیروزگاری

دی ہیگ ۱۵ مئی:۔ ابھی جو اعداد و شمار شائع ہو رہے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ہالینڈ میں بے روزگاری کی تعداد جنوری میں ۰۵، ۱۰،۹ تھی۔ لیکن فروری میں گھٹ کر ۹۹،۰۷۵ ہو گئی۔ (اسٹار)

کمیونسٹ چین کو جنگی سامان بھیجنے پر پابندی

نیویارک ۱۴ مئی:۔ آج اقوام متحدہ کی ۱۲ قوموں کے نمائندوں پر مشتمل تعزیری کمیٹی نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ کمیونسٹ چین اور شمالی کوریا کو جنگی سامان کی ترسیل پر پابندی لگا دی جائے۔ مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی۔ (۱) کمیٹی اس امر کی سفارش کرتی ہے۔ کہ کمیونسٹ چین اور شمالی کوریا کی حکومتوں کو جنگی سامان پٹرول بارود گولی اور اس قسم کا دوسرا سامان ہرگز ارسال نہ کرے جو جنگی تیاریوں کے لئے ضروری ہو۔ علاوہ ازیں اس امر کا فیصلہ بھی کیا جاتا ہے۔ کہ کوئی ملک ان دونوں ملکوں کو سامان جنگ کی ترسیل کے لئے جہاز وغیرہ بھی مہیا نہ کرے۔

یہ بھی فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کہ کمیٹی دوسرے تمام ارکان سے اس امر کی اپیل کرے۔ کہ وہ اس پروگرام کو جامہ عمل پہنانے میں ان ممالک کا پورا پورا ساتھ دیں۔ جو اس قرارداد پر عمل کرنے پر آمادہ ہوں۔ کمیٹی نے یہ بھی طے پایا۔ کہ تعزیری کمیٹی نے جو فیصلہ کیا ہے۔ اس کے متعلق ممالک جو کاروائی کریں۔ اس کی رپورٹ تین دن کے اندر اندر پیش کی جائے۔ قرارداد میں مزید اقدامات کرنے والی کمیٹی سے بھی اس امر کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ جنرل اسمبلی کے سامنے اس سلسلہ میں اپنی تجاویز پیش کرے۔ تمام ارکان نے اس قرارداد پر تقریر کی۔ امریکی نمائندے نے اس قرارداد پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم سمجھتے ہیں یہ پابندیاں عائد کرنے کے حق میں نہ تھے ہمارا خیال تھا۔ کہ اس سے دوستانہ مذاکرات پر اثر پڑیگا۔ لیکن چینیوں کے انکار کے بعد ہمیں یہ فیصلہ کرنا پڑا ہے

مصر میں اسلحہ سازی کے چار کارخانے قائم کئے جائیں گے

روم ۱۵ مئی۔ قاہرہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مصری فوج کے ۱۷ افسران جدید اسلحوں کے استعمال کے تربیتی کورس کے لئے عنقریب اسٹاک ہالم روانہ ہونے والے ہیں۔ ان کی واپسی پر مصر میں چار سویڈنی اور چار جرمن ماہرین کی زیر نگرانی اسلحہ سازی کے چار کارخانے قائم کئے جائیں گے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ چیکوسلوویکیا نے مصر کو خام کپاس کے معاوضہ میں ۲۰،۰۰،۰۰۰ پونڈ اسلحہ کی پیش کش کی ہے۔

پرمٹ سسٹم کے سوال پر غور

کراچی ۱۴ مئی۔ حکومت پاکستان نے ہندوستان کی حکومت کو اس خط کا جواب ارسال کر دیا ہے جس میں پرمٹ سسٹم پر غور کرنے کے لئے ہندوستان و پاکستان کے درمیان کانفرنس بلانے کی تجویز رکھی گئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کی حکومت نے یہ تجویز رکھی ہے کہ کانفرنس کراچی میں منعقد ہو۔ یہ بھی پتہ چلا ہے کہ کھوکھرا پار کے راستے پاکستان میں مسلمانوں کے داخلہ کے مسئلہ کو بھی زیر بحث لایا جائے گا اور اس کی روک تھام کے سلسلہ میں تجاویز پر غور کیا جائے گا۔

استعفاء منظور

پوسان (جنوبی کوریا) ۱۵ مئی کوریا کی قومی اسمبلی نے آج وائس پریذیڈنٹ لی سی یونگ کا استعفاء قبول کر لیا ہے جو صدر سنگمن ری کے حریف ہیں۔ اس سے پہلے آپ کا استعفٰے نامنظور کر دیا گیا تھا۔

سینما کی آگ میں سو آدمی ہلاک

لیگوس ۱۵ مئی۔ تماشہ کے دوران میں کانو (شمالی نائیجیریا) میں ایک سینما میں آگ لگ گئی جس میں سو سے زیادہ آدمی ہلاک ہو گئے اور سینما کی عمارت خاک ہو گئی۔ کانو کے ہسپتال میں تین سو سے زیادہ مجروحین زیر علاج ہیں۔ (اسٹار)

یورپینوں سے زمین واپس لینے کا مطالبہ

نیروبی ۱۵ مئی۔ یہاں دس ہزار افریقنوں کے ایک عام جلسہ میں کل یہ فیصلہ کیا گیا کہ وزیر نو آبادیات سے جو آئندہ ہفتہ یہاں آنے والے ہیں درخواست کی جائے کہ جن زمینوں پر اس وقت یورپینوں کا قبضہ ہے وہ ان سے واپس لے لی جائیں۔ اس کے دعوے کی حمایت مشرقی افریقی کی انڈین نیشنل کانگرس بھی کر رہی ہے جس نے کینیا افریقی یونین کے ساتھ اپنا ایک مشترک اجلاس منعقد کیا تھا۔ (اسٹار)

جکارتہ ۱۵ مئی۔ انڈونیشیا کے الیکشن آفس نے اعلان کیا ہے کہ انڈونیشی کابینہ دستور ساز اسمبلی کے عام انتخابات کے انعقاد کے منصوبہ کا عنقریب دوبارہ جائزہ لے گی

طبی امداد بہم پہنچانے کے سلسلہ میں

دس نکاتی پروگرام کی وضاحت

لاہور ۱۵ مئی۔ آل پاکستان یونانی طبی کانفرنس کے سرپرست حکیم نیر واسطی نے کل شام ایک پریس کانفرنس میں وسیع پیمانے پر طبی امداد بہم پہنچانے اور نیم حکیم قسم کے طبیبوں سے ملک کو پاک کرنے کے لئے ایک دس نکاتی پروگرام پیش کیا۔ اس پروگرام کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے کہا تمام غیر مستند حکیموں کو ازروئے قانون مطب کرنے سے سختی کے ساتھ روکا جائے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا صرف مستند حکیموں کو یونانی شفاخانوں میں ملازم رکھا جائے اور ان کو وہ تمام سہولتیں اور مراعات بہم پہنچائی جائیں جو مستند اور تربیت یافتہ ڈاکٹروں کے لئے مخصوص ہیں۔ غیر مستند حکیموں کے ضمن میں آپ نے یہ تجویز پیش کی کہ صرف ان حکیموں کو مطب کرنے کی اجازت دینی چاہیئے جنہیں کم از کم دس سال کا تجربہ حاصل ہو۔ باقی تمام حکیموں کو مجبور کیا جائے کہ اگر وہ طبابت کا پیشہ اختیار کرنا چاہتے ہیں تو پھر وہ منظور شدہ طبی اداروں میں عملی تربیت حاصل کرکے باقاعدہ سند حاصل کریں۔ آپ نے کہا نا اہل اور غیر تربیت یافتہ نام نہاد طبیبوں کو لوگوں کی زندگی سے کھیلنے کی اجازت دینا بہت بڑا ظلم ہے۔

آخر میں آپ نے مستند طبی ادارے قائم کرنے موجودہ اداروں کا معیار بلند کرنے اور طبی کتب کی اشاعت کے لئے دار الترجمہ قائم کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔